# سیاسی جماعتیں اہم انتخابی اصلاحات پر اتفاق رائے کے لیے فوری مذاکرات کا آغاز کریں :فافن

**سیاست میں پیسے کے استعمال، انتخابی نتائج کے انتظام، بیرون ملک ووٹنگ کے طریقہ کار اور نمائندگی جیسے اہم مسائل پر اتفاق رائے درکار ہے**

اسلام آباد، 27 جنوری، 2023: فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا ہے کہ وہ موجودہ انتخابی قانون فریم ورک کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے فوری طور پر جامع مذاکرات شروع کریں۔

فافن کا کہنا ہے کہ جب تک سیاسی جماعتیں اپنے اختلافات کو ایک جانب رکھ کرجمہوریت کی بالادستی اور تحفظ کے لیے آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات کے لیے متحد نہیں ہوتیں ،ملک سیاسی عدم استحکام کی لپیٹ میں رہے گا جس کے پہلے سے کمزور معیشت پر مزید منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ موجودہ قومی اسمبلی کی مدت ختم ہونے میں صرف سات ماہ باقی ہیں، ایسے میں سیاسی جماعتوں کے پاس یہ اہم موقع ہے کہ وہ فوری طور پر انتخابی فریم ورک میں ایسی ضروری تبدیلیاں کریں جو آزادانہ، منصفانہ، شفاف اور سب کی شمولیت والے انتخابات کی ضمانت دے سکیں۔

فافن کے خیال میں آئندہ انتخابات کے نتیجے میں سیاسی استحکام کے لیے ضروری ہے کہ 2014 میں انتخابی اصلاحات کے لیے قائم کی گئی پارلیمانی کمیٹی کی طرز پر ایک کثیر جماعتی کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں سینیٹ اور قومی اسمبلی کی نمائندگی شامل ہو۔2014 والی کمیٹی گہری سیاسی تقسیم کے باوجودانتخابی اصلاحات پر اتفاق رائے پیدا کرنے میں کامیاب رہی تھی جس کے نتیجے میں ایک متفقہ انتخابی قانون منظور کیا گیا تھا۔ الیکشنز ایکٹ 2017 نے الیکشن کمیشن کو نسبتاً زیادہ خود مختاری فراہم کی تھی اور انتخابی عمل میں کئی اہم اصلاحات متعارف کرائی تھیں۔ تاہم کمیٹی کئی اہم انتخابی معاملات مثلاً نمائندگی کے مسائل کو حل کرنے، سیاست میں پیسے کےاستعمال کی روک تھام اور انتخابات میں ٹیکنالوجی کےاستعمال کے بارے میں نتیجہ خیز نہیں رہی تھی۔

سوشل میڈیا کا انتخابات میں بڑھتا ہوا کردار ان نئے مسائل میں سے ایک ہے جن کا پاکستان کے انتخابی نظام کو سامنا ہے ۔ سوشل میڈیا نے انتخابات میں پیسے کے استعمال کی نئی راہیں کھول دی ہیں جن میں امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کے علاوہ کسی تیسرے فریق اور قانونی طور پر ممنوع ذرائع کی جانب سے سیاسی مہمّات کی مالی سرپرستی شامل ہیں ۔ مزیدبرآں، سیاسی جماعتوں نے ابھی بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ووٹ ڈالنے کے لیے سہولت فراہم کرنے کا طریقہ کاربھی طے کرنا ہے جس میں بیرون ملک آباد ووٹروں کو پوسٹل بیلٹ کی سہولت فراہم کرنا یا ان کے لیے نشستیں مختص کرنا شامل ہوسکتا ہے۔ اسی طرح انتخابی قانون میں درکار ایک اور نہایت اہم تبدیلی الیکشن کمیشن کو انتخابی نتائج کے اعلان سے قبل ان کی لازمی جانچ پڑتا ل کرنے کا پابند بنانا ہوگی تاکہ انتخابی نتائج پر اعتماد بڑھے اور ان سے متعلق مقدمات میں کمی لائی جاسکے ۔

انتخابی اصلاحات کے لیے ٹھوس اقدامات اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے بھی ضروری ہیں جو موجودہ اتحادی حکومت کے رہنماؤں کی جانب سے سپریم کورٹ میں ڈپٹی سپیکر کی سابق وزیر اعظم پر عدم اعتماد کے خلاف رولنگ سے متعلق لیے گئے از خود نوٹس کیس کی سماعت کے دوران کیا گیا تھا ۔ ۔ 7 اپریل 2022 کو پاکستان مسلم لیگ (نواز) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے عدالت عظمیٰ کے سامنے عہد کیا تھاکہ وہ عام انتخابات سے قبل انتخابی اصلاحات متعارف کرائیں گے۔ تاہم موجودہ حکومت نے ابھی تک انتخابی قانون میں اوورسیز ووٹنگ (سیکشن 94) اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (سیکشن 103) کی اصل دفعات کو بحال کرنے کے علاوہ اصلاحات سے متعلق پارلیمانی سطح پر کوئی پیش رفت نہیں کی ہے۔

فافن کا خیال ہے کہ انتخابی اصلاحات پر سیاسی جماعتوں کے درمیان مذاکرات سے ملک میں سیاسی کشیدگی کو کم کرنے میں مدد ملے گی اور یہ پرامن انتخابات کے انعقاد کے لیے بھی معاون ثابت ہوں گے ۔ آئینی طور پر عام انتخابات رواں سال 11 اکتوبر تک ہونا ہیں تا وقتیکہ اس بارے میں کوئی سیاسی سمجھوتہ ہوجائے۔ ایسے میں فافن کا خیال ہے کہ الیکشنز ترمیمی بل 2020 اور اس پر سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے پارلیمانی امور کی جانب سے دی گئی سفارشات کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کو چند مشترکہ اور نہایت ضروری اصلاحات پر بھی اتفاق رائے پیدا کرنا چاہئیے جن میں درج ذیل اہم موضوعات شامل ہیں :

**سیاسی مالیات کی موثر نگرانی:**  سیاسی جماعتوں کو انتخابات میں پیسے کے استعمال سے متعلق الیکشنز ایکٹ 2017 کی دفعات کو مؤثر بنانے پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ قانون میں انتخابی اخراجات کی نگرانی نہ ہونے کے مترادف ہے۔ یہ نگرانی تبھی مؤثر ہوسکتی ہے کہ جب قانون میں :

1. انتخابی اخراجات کی واضح تعریف شامل کی جائے جو اس مدت کا تعین بھی کرے کہ جس کے دوران کیے گئے اخراجات انتخابی اخراجات شمار ہوں گے؛
2. امیدواروں کے حامیوں کی جانب سے امیدوار کی مہم کے لیے کیے گیے اخراجات کو غیر مشروط طور پر امیدوار کی جانب سے کیا گیا خرچ شمار کیا جائے؛
3. الیکشن کمیشن کی طرف سے امیدواروں کے انتخابی اخراجات کی جانچ پڑتال کو لازمی قرار دیا جائے ؛
4. انتخابی اخراجات کے گوشواروں میں غلط معلومات فراہم کرنے یا معلومات چھپانے پر سزا کا تعین کیا جائے؛
5. سیاسی جماعتوں کی جانب سے انتخابی مہم پر کیے جانے والے اخراجات کے لیے حد مقرر کی جائے؛ اور،
6. امیدواروں ، سیاسی جماعتوں یا ان کے حامیوں کی طرف سے آن لائن ذرائع اور سوشل میڈیا کے ذریعے انتخابی مہم پر کیے گئے اخراجات کو منضبط کرنے کا طریقہ کار وضع کیا جائے۔

مجوزہ کمیٹی کو الیکشنز ایکٹ 2017 کے متعلقہ سیکشنز خاص طور پر سیکشن 136 اور 211 کو جامع بنانے پر غور کرنا چاہیے ۔ واضح رے کہ یہ سیکشن امیدواروں کے انتخابی اخراجات اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے انتخابی مہم پر کیے اخراجات پر الیکشن کمیشن کی کارروائی سے متعلق ہیں۔

**سوشل میڈیا کی انتخاب سے متعلق ریگولیشن:** الیکشن کے عمل اور نتائج کی ساکھ کے لیے ایک اور بڑا چیلنج آن لائن سیاسی مہمات، اشتہارات، فنڈ ریزنگ اور حامیوں کی جانب سے دیے گئے عطیات کو ریگولیٹ کرنے کے لیے قانونی فریم ورک کی عدم موجودگی ہے۔ انتخابات سے متعلق جعلی خبریں ، نفرت انگیز تقاریر، غلط معلومات، حقائق کے برعکس دعوے اور غلط بیانی دنیا بھر میں ایک اہم مسئلہ بن کر ابھرے ہیں ۔ ان تمام عوامل کے الیکشن کے عمل اور ووٹر وں کی رائے پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پاکستان کا موجودہ انتخابی قانون ،قواعد و ضوابط اور انتخابی اخراجات کی مقررہ حدود سوشل میڈیا پر انتخابی مہمات اور اس پرملک اور بیرون ملک سے کیے گئے اخراجات کے حوالے سے ناکافی ہیں۔ اگر سیاسی جماعتیں سوشل میڈیا پر ضوابط کی حدود اور طریقہ کار پر متفق نہیں ہوتیں تو آئندہ انتخابات ایسے پیچیدہ تنازعات کا سبب بن سکتے ہیں جن کی پاکستان کی انتخابی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔

**انتخابی نتائج کی بہتر جانچ پڑتال:** فافن سمجھتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کو الیکشنز ایکٹ 2017 میں ترامیم کے ذریعے الیکشن کمیشن کو انتخابی نتائج کے انتظام سے متعلق زیادہ بااختیار بنانا چاہئیے۔ فی الوقت پولنگ اسٹیشن میں ووٹوں کی گنتی سے لے کر حلقہ جاتی انتخابی نتائج کی تیاری تک کا عمل وہ عملہ سرانجام دے رہا ہوتا ہے جو حکومتی محکموں اور عدلیہ سے مستعار لیا گیا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں انتخابی نتائج پر پیدا ہونے والے تنازعات کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قانون میں ترمیم کے ذریعے الیکشن کمیشن کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ کسی بھی حلقے میں جیتنے والے امیدوار کے نوٹیفیکیشن سے قبل اس حلقے کی انتخابی دستاویزات اور فارموں کی جانچ پڑتال کرے۔ آئین اور انتخابی قانون کی روح کے مطابق عوامی منشا کے مطابق حکومت سازی کے لیے ایسے انتخابات ضروری ہیں جن کی ساکھ پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے اور انتخابی عمل و نتائج کی ساکھ کا محافظ الیکشن کمیشن ہے ۔ فافن نے موجودہ قانون اور قواعد کی بنیاد پر انتخابی نتائج کی جامع جانچ پڑتال کے لیے ایک تفصیلی طریقہ کار تیار کیا ہے جسے جلد ہی جاری کیا جائے گا۔

**بیرون ملک ووٹنگ کی سہولت:**  بیرون ملک ووٹنگ کے طریقہ کار پر اختلافات کے باوجود تمام بڑی سیاسی جماعتیں بیرون ملک مقیم ووٹروں کو بیرون ملک ووٹ ڈالنے کے لیے سہولت فراہم کرنے کے خیال کی حامی رہی ہیں۔ سپریم کورٹ کے متعدد فیصلوں میں بھی پارلیمنٹ اور الیکشن کمیشن کو کہا گیا ہے کہ وہ بیرون ملک مقیم شہریوں کو ووٹ کا حق استعمال کرنے کے قابل بنانے کےلیے ایک "محفوظ، قابل بھروسہ اور موثر" طریقہ کار مرتب کریں۔ بیرون ملک ووٹنگ اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی اسمبلیوں میں نمائندگی کے لیے سیاسی اتفاقِ رائے درکار ہے۔ قابل اعتماد تکنیکی حل کی عدم موجودگی میں بیرون ملک مقیم پاکستانی ووٹروں کو پوسٹل بیلٹ کے ذریعے اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ مزید برآں ، سیاسی جماعتیں کو معاشی وجوہات کی بنا پر اپنے علاقوں کو چھوڑ کر دیگر صوبوں یا اضلاع میں مقیم ووٹروں کو بھی پوسٹل بیلٹ کے ذریعے ووٹ ڈالنے کی سہولت فراہم کرنے پر غور کرنا چاہیے۔

**خواتین کے لیے مخصوص نشستوں پر نمائندگی :**قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والی خواتین محض 27 فیصد اضلاع کی نمائندگی کرتی ہیں جبکہ دو تہائی سے زائد اضلاع کی ان نشستوں پر کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ خواتین کے لیے مختص نشستوں کے صوبائی کوٹے کی انتظامی ڈویژنوں کے درمیان تقسیم سے اس جغرافیائی عدم توازن کو دور کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔